سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

کمالات ومحاسن خیر الامم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم والذین امنوا اشد حباللہ صدق اللہ العظیم

وقال رسول اللہ ﷺ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (بخاری ومسلم)

گزشتہ خطبات کے دوران مذکورہ آیت کریمہ اور حدیث مطہرہ کے بیان کے سلسلہ میں رب ذوالجلال اور نبی الرحمہ سے محبت کی جتنی عقلی وجوہات کا ذکر ممکن ہوسکا ''مشت نمونہ خروار'' کے طور پر عرض کر چکا ہوں کہ جن عقلی وزمینی حقائق کی وجہ سے کسی سے سب سے زیادہ محبت کی جاتی ہے وہ تمام وجوہات حق تعالیٰ میں بدرجہ اتم موجود اور حضور ﷺ کو جملہ مخلوقات کے مقابلہ میں تمام صفات وکمالات ومکارم اخلاق سے اللہ نے نوازا تھا۔

محبت کے اسباب:

دنیا میں محبت کرنے کے لئے محبوب میں ہرکوئی اپنے اپنے پسند کو وجہِ محبت قرار دیتا ہے۔کوئی کسی کا گرویدہ ہونے کے لئے محبوب کے حسن وجمال کو محبت کا سبب بیان کرتا ہے۔بعض لوگوں کا میلان ورغبت قرابت داری کی وجہ سے اور بیشتر لوگوں کا کسی سے محبت کرنے کا اہم سبب کمال ہوتا ہے۔خواہ حلم وعفو کا کمال ہو' شجاعت وسخاوت' شفقت ومہربانی' جلالت وعظمتِ علمی کا کمال ہو یہ تمام اسباب محبت خواہ طبعی ہوں یا عقلی' خالق کائنات میں بدرجہ کمال موجود ہیں۔

جامع الکمالات:

اور اسی مشفق ومہربان ذات نے جو اخلاق وصفات حمیدہ قرآن میں ذکر فرمائے ان سب صفات سے حضور ﷺ کو مزین فرما کر ان کی مدح فرمائی۔

ارشاد گرامی ہے: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ:

ترجمہ: تم لوگوں کے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات عمدہ نمونہ تھی اور قیامت تک رہے گی۔

عقلی ونقلی دلائل' عرف ورواج کے مطابق کمالات سے مالا مال ہستیوں سے محبت ہونا لازمی ہے۔سب سے بالا وبرتر

ذات باری تعالیٰ اور انکے بعد محسن انسانیت ﷺ کی ذات جامع الکمالات ہوئی۔ اسی قاعدہ واصول کے مطابق ان دونوں سے محبت بھی تمام مخلوقات سے زیادہ اور ان کی عظمت کا دل و جان سے معترف ہونے پر ہی ایمان کے بقاء کا دارومدار ہے اگر محبت و عظمت ہے تو ایمان کے خلعتِ فاخرہ کا علمبردار اور مومن ہونے کے دعوے میں سچا ورنہ خدا کے عذاب کے برداشت کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

محبت کے تقاضے:

اب تک کے بیان سے معلوم ہوا کہ کائنات میں سب سے زیادہ محبوب ترین ذات اللہ ورسول ہی ہیں جن کے ساتھ سچی اور مکمل محبت کیجائے۔ اب دنیا میں جس سے فانی و عارضی محبت کی جاتی ہے اس کے ہر حکم کو بجالانا اپنے ایفائے محبت کی تکمیل کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ محبوب کی ہر ادا کو تحسین کی نظر سے دیکھ کر اپنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ معشوق کی جس چیز سے دور کی نسبت و تعلق ہو عاشق بھی اسے قدر و محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کے رنگ میں رنگ ہو جانے کو اپنے لئے باعث سعادت و عظمت سمجھ کر اس کے ناگوار حرکات کو بھی خوبصورتی کا جامہ پہنانے کی کوشش کرتا ہے۔ مجازی محبت کے راستے میں مشکل ترین مصائب ومشکلات اور معرکوں کو سر کرنا محبوب مشغلہ بن کر طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے۔ محبوب کے اشارۂ آبرو پر ناممکن کام کو ممکن بنانے میں اپنی زندگی کو قربان کرنا اعزاز سمجھ کر تعمیل حکم میں مصروف ہو جاتا ہے۔

<u>دنیا کو بقا نہیں:</u>

حالانکہ کیا یہ دنیا ہوگی اور کیا اس کی محبت؟ نہ اس دنیا کو بقا ہے اور نہ یہاں کی مجازی محبتوں کو۔

فرمان الٰہی ہے کہ وما هذه الحيوة الدنيا الالهو ولعب وان الدار الاخرة لهى الحيوان لو كانوا يعلمون (سورۃ العنکبوت)

ترجمہ: دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشہ ہے سچی وحقیقی زندگی صرف آخرت کی ہے اگر یہ لوگ جانتے۔

یعنی دنیا وسامان دنیا کو دوام نہیں۔ اس کو زائل و فانی ہونا ہی ہے۔ جس طرح کھیل کود کا مزہ اور لذت چند لمحوں کا ہوتا ہے اسی طرح دنیا کی زندگی اس کی محبتیں اس کی عیش وعشرت فانی و عارضی ہے۔ حقیقی، دائمی ولازمی زندگی آخرت کی ہے جس کو دوام وثبات حاصل ہے۔ دنیا و دنیا کے فانی مخلوق سے محبت یا تو مرنے سے پہلے ختم ہو جاتی ہے یا آنکھ بند ہوتے ہی اس کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہتا محبوب کا اپنے محب سے تعلق بھی اپنے مقاصد کے حصول تک قائم رہتا ہے۔ مقصد براری کے بعد وہ بھی آنکھیں پھیر کر عاشق بےچارے کی ساری امیدیں خاک میں ملا دیتا ہے۔

<u>اطاعت، محبت کی علامت:</u>

دنیا میں رہتے ہوئے یہاں کی ہر شئے سے محبت کے مقابلہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت لازوال،

باقی اور قائم ودائم رہنے والی ہے اس بے غرض ولالچ سے خالی محبت کے اثرات نہ صرف دنیوی زندگی بلکہ عالم آخرت میں نجات وفلاح کی صورت میں سعادت دارین کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ لیکن بلند مقام ہم کو تب ملے گا کہ اللہ ورسول کی محبت کا دعویٰ کے ساتھ ان کی اطاعت بھی ہو جیسے کہ دنیا کے فریفتگی کا میں نے مثال عرض کردیا بیوی بچوں سے محبت ہے تو ان کی خوشنودی کے لئے دن رات ایک کر کے کسی تکلیف وآفت کی پرواہ کئے بغیر ان کی ہر خواہش کی تکمیل میں لگے رہتے ہیں۔ تو اللہ اور رسول سے محبت ہونے کے بعد اس کی نشانی یہ ہے کہ اطاعت بھی لازمی ہے۔

(محمد عربیؐ سے محبت اس لئے بھی جزو ایمان کہ جب اللہ ہمارا محبوب اور حضور اللہ کے محبوب تو محبوب کے ہر چیز کا محبوب ہونا محبت کا خاصئہ لازمہ ہے) اگر آپؐ سے کامل محبت نہ ہوگی تو ایمان سے محرومی ہوگی اور ہر محبت کی پہچان اس کی نشانیوں سے ہوتی ہے حضور سے محبت کی نشانی یہ کہ اس کے طریقے پر عمل کیا جائے حضور نے بذات خود ارشاد فرمایا ہے۔

من احب سنتی احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ (ترمذی)

''جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

صدیقین کے ساتھ انجام:

آپؐ نے محبت کو بنیاد قرار دے کر فرمایا کہ مجھ سے محبت کرنا اس بات کی نشانی ہے کہ وہ بندہ میری اطاعت کررہا ہے اور میری اطاعت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس بندہٗ خدا کو جنت میں میری رفاقت نصیب ہوگی۔ اصل چیز محبت ہے۔ محبت کی سچائی کی دلیل حضور کی اطاعت، اور سنتوں کی تابعداری ہے۔ جب اطاعت اور تابعداری ہوگی تو محبت کی سچائی بھی ہے۔ اگر صرف محبت کا دعویٰ ہو اس کی ہدایات وفرمودات پر چلنا نہ ہو تو پھر صرف دعویٰ تو ہے حقیقت کچھ نہیں۔ آیت کریمہ وحدیث مبارکہ میں بندہ سے مطلوب یہی محبت ہے جس کی موجودگی میں اللہ ورسولؐ کی محبت خویش واقارب، ماں باپ اور اولاد کی محبت سے زیادہ ہوکر یہی انسان صدیقین کے زمرے میں شامل ہو جاتا ہے۔

پروردگار کی شانِ کریمانہ: پھر مالکِ کون ومکان کی شان کریمانہ کو دیکھئے کہ اپنا اور دنیا کے مال ومتاع اولاد وغیرہ سے محبت کو بالکل ممنوع قرار نہ فرمایا۔ یہ حکم نہ دیا کہ اولاد کی محبت کو دل سے نکال دو، والدین ومال کی محبت بالکلیہ ختم کردو، بیوی واعزہ اقارب کے ساتھ حب کا رشتہ قائم نہ کرو کیونکہ یہ محبت طبعی ہوتی ہے، انسان کے لفظ کا مادہ ہی ''انس'' ہے جس کے معنی محبت کے ہیں، کسی نہ کسی چیز سے تو اسکی محبت ہوگی۔ شاعر نے ''انسان'' کے لفظ کے معنی کا خوب تعبیر اپنے اس شعر میں کیا ہے۔

وما سمی الانسان الا لانسہ　　　وما القلب الا انہ یتقلب

سچی محبت کا معیار:

ہمارا مشاہدہ ہے کہ اس عالم کا کوئی فرد بھی محبت سے خالی نہیں پھر اپنے اپنے پسند اور چوائس کی بات ہے۔ للناس فیما یعشقون مذاھب ۔کسی کو ایسی شئی کی محبت لاحق ہو جاتی ہے جسے عرف عام یا شریعت میں محمود یعنی قابل تعریف سمجھا جاتا ہے۔اور کوئی ایسے اشیاء کی محبت میں گرفتار ہے جسے مسلمانوں اور دین کی نظروں میں مذموم گردانا جاتا ہے۔ایسی محبت جو احکام الٰہیہ وشریعت مطہرہ سے روگردانی کا ذریعہ بنے ایسی محبت سے اپنے آپ کو بچانا ضروری ہے۔اور جو محبت اللہ ورسولؐ کے فرمودات کے راستے میں رکاوٹ نہ بنے وہ اس حد تک جائز کہ اللہ ورسول کی محبت اس پر غالب ہو اور محبت کے ان دونوں جذبوں کا کسی مقام پر ٹکراؤ اور مقابلہ ہو تو مالک وخالق اور اس کے محبوبؐ کی محبت دوسری محبتوں پر چھا جائے۔خطبہ کے ابتداء میں ذکر کردہ حدیث اور سورۃ توبہ قرآن میں نفی احب کی آئی ہے جس کے معنی سب سے زیادہ محبوب کے ہیں کہ اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک اسے اولاد' گھر بار' مال اور تمام لوگوں کے مقابلہ میں اللہ اور رسول سب سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔کسی اور چیز کے صرف محبوب بننے میں قباحت نہیں اتنی محبت تو طبعی ہے۔پھر اللہ ورسولؐ کے محبت پر جان نچھاور کرنے والے عظیم المرتبت صحابہ نے ایسی ایسی مثالیں قائم کیں جس کی بدولت وہ نفوس قدسیہ دنیا میں بھی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا مصداق بنے اور آخرت میں بھی مژدہ جنت سے نوازے گئے۔

ایک صحابیہ خاتون کی عظیم قربانی: آپ حضرات کو معلوم ہے معرکہ احد میں وقتی طور پر مسلمانوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا حتی کہ سرور کونینؐ کے دندان مبارک کی شہادت اور رخسارِ مبارکہ کے زخمی ہونے کا حادثہ پیش آیا۔یہی اطلاعات مدنیہ طیبہ غزوہ میں شریک مجاہدین کے اہل وعیال کو بھی پہونچ رہی تھیں اسی موقعہ پر ایک صحابیہ کے شوہر اور بھائی کے شہید ہونے کی اطلاع بھی آئی۔خاتون صحابیہ میدان کارزار میں پہونچیں۔اس نے شوہر اور بھائی کی شہادت کا سن کر فوراً پوچھا ''نبیؐ کیسے ہیں'' لوگوں نے حضورؐ کے بقید حیات ہونے کی خبر دی۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہا کہ مجھے ان کے پاس لے جاؤ کہ خود اپنی آنکھوں سے زندہ وسلامت دیکھ لوں۔اس کی نظر جب حضورؐ کے چہرہ اقدس پر پڑی تو دیکھتے ہی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔ کل مصیب بعدک جلل آپ کو صحیح وسلامت زندہ دیکھنے کے بعد ہر مصیبت آسان ہے' یہ ہے عظمت ومحبت رسول کا جذبہ کہ اس کے مقابلہ میں شوہر و بھائی کی پاکیزہ وخونی رشتوں و جذبوں کی حیثیت بھی ماند پڑ جاتی ہے۔اپنے آپ کو مسلمان سمجھنی والی عورتوں نے عشق رسولؐ کے دعویٰ میں سچائی' جانثاری اور اسلام کے خالص ہونے کے لئے ایسے واقعات مسلم دنیا کے لئے بطور نمونہ چھوڑے کہ امت مسلمہ کی تاریخ کو ان کا فراموش کرنا ناممکن ہے۔